احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 28۔اپریل 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 28۔اپریل 2014ء 27 جمادی الثانی 1435 ہجری 28 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 96

فیاض اور خدمتگار

9 ہجری میں قیصر روم کے حملہ کی خبر سن کر رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو غزوہ تبوک کی تیاری کا حکم دیا۔حضرت طلحہؓ نے اس موقع پر اپنی استطاعت سے بڑھ کر ایک بیش بہا رقم پیش کر دی اور بارگاہ رسالت سے فیاض کا لقب پایا۔اسی دوران منافقین نے مسلمانوں کے خلاف ایک یہودی کے مکان پر جمع ہو کر ریشہ دوانیاں شروع کر دیں تو رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو یہ فرض سونپا کہ وہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جا کر ان لوگوں کا قلع قمع کریں۔آپ کو کامیابی کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

(اسدالغابہ جلد 3 ص 59۔سیرت ابن ہشام جلد 2 ص 517)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان کا ایک بہت بڑا مسئلہ پانی کی فراہمی کا تھا۔مدینے میں بئر رومہ ایک ہی بڑا کنواں تھا جو ایک یہودی کی ملکیت تھا اور وہ اس کا پانی بیچا کرتا تھا۔مسلمان حالت مفلسی میں ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے اُن کیلئے پانی خریدنا تو درکنار کھانے کو غذا تک میسر نہ تھی۔یہ بہت کٹھن مرحلہ تھا۔آنحضرتؐ نے مسلمانوں کی تکالیف دیکھ کر تحریک عام فرمائی کہ کوئی ہے جو بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کیلئے مفت پانی کا انتظام کر دے۔میں ایسے شخص کے لئے جنت میں کنوئیں کی ضمانت دیتا ہوں۔اس وقت حضرت عثمانؓ آگے بڑھے اور اس یہودی کے ساتھ کنواں خریدنے کے لئے رابطہ کیا۔عام حالات میں تو کنوئیں کی قیمت اتنی نہ تھی مگر وہ یہودی جانتا تھا کہ ایک ہی کنواں ہے اور مسلمان مجبور ہیں، منہ مانگے دام مجھے ملیں گے تو وہ بیچنے ہی سے انکار کرتا تھا تا کہ اس کی قیمت بڑھ جائے۔بالآخر جب راضی ہوا تو اس نے کہا میں آدھا کنواں بیچوں گا ایک دن آپ اس کا پانی استعمال کیا کریں اور ایک دن میں خود اس کا پانی بیچا کروں گا۔وہ جب اس کے سوا کسی بات پر راضی نہ ہوا تو حضرت عثمانؓ نے اس کنوئیں کی منہ مانگی قیمت بارہ ہزار درہم ادا کر دی جو اُس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑی قیمت تھی۔آپ کا مقصد محض خدا اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی اور رضا تھی۔پھر خوشی خوشی جا کر وہ تحفہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔آنحضرتؐ اپنی یہ مراد پا کر بہت خوش ہوئے اور حضرت عثمانؓ غنی کو جنت کی خوش خبری عطا فرمائی۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ و عفوا سیدی عثمانؓ صفحہ 54)

پھر حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کے لئے مفت پانی کا اعلان کر دیا۔ادھر یہودی نے جب یہ دیکھا کہ مسلمان تو اپنی باری میں سارا پانی نکال کر لے جاتے ہیں اور اس کے پاس کوئی خریدنے کیلئے نہیں آتا تو اس کو احساس ہوا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے دوسرا آدھا حصہ بھی بیچ دینا چاہئے تھا۔اب وہ خود حضرت عثمانؓ کے پاس آیا اور کہا کہ بقیہ حصہ بھی آپ خرید لیں حضرت عثمانؓ اگر چاہتے تو اب قیمت حسب منشا گرا سکتے تھے مگر آپ نے کنوئیں کا دوسرا حصہ بھی آٹھ ہزار درہم میں خرید کر سارا کنواں مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

جب مسجد نبویؐ کی توسیع کا مسئلہ پیدا ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اردگرد کے مکانات خرید کر مسجد میں شامل کر لئے جائیں۔اس کے لئے رقم کی ضرورت تھی تا کہ اردگرد کے مکان مسجد کے لئے خریدے جا سکیں۔اس وقت بھی حضرت عثمانؓ آگے بڑھے اور انہوں نے پندرہ ہزار درہم کی قربانی اُس وقت پیش کی اس کے نتیجے میں مسجد نبویؐ کی توسیع عمل میں آئی۔

(نسائی کتاب الاحباس باب وقف المساجد)

رسول کریم ﷺ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کو بھی توسیع کے وقت اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 86)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ صفحہ 93 از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

دو نوافل روزانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں......اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

بیوت الذکر کو آباد کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔اور جب یہ ہو گا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔توحید کا قیام ہو گا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

جو فعل خدا کیلئے ہو وہ ضائع نہیں ہوتا

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:۔

''یہ دنیا چندروزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔اندرہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اس لیے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق ووفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اُسے لگا ہی رہتا ہے۔اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذراسی حرکت کروگے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا، لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلاحرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سنت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے۔ پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔اگر ایک شخص اپنے مکان کے کل دروازے بند کردے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا۔خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہئے۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔ نماز بھی پڑھی روزے بھی رکھے۔ صدقہ خیرات بھی دیا مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کیلئے کئے ہوتے ہیں۔اگر خدا تعالیٰ کے لیے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک وشبہات میں رہتے ہیں اور اُن کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں۔ایک پارچہ سِلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے کہ اس کے سینے والا ضرور کوئی ہے۔ایک گھڑی ہے وقت دیتی ہے۔اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کرے گا کہ اس کا بنانے والا ضرور ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنارکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائباتِ قدرت ہیں ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں۔ ایک طرف نشانات ہیں وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے وہ پہلے اپنے برگزیدہ پر اپنا ارادہ ظاہر فرماتا ہے اور یہی بھاری شئے ہے جو انبیاء لاتے ہیں اور جس کا نام پیشگوئی ہے۔ ایک انسان کاغذ کا کبوتر بنا کر دکھلاوے تو اس کی نظیر دوسرے بھی کر کے دکھا دیتے ہیں اور اُسے اعجاز میں شمار نہیں کیا جاتا۔مگر پیشگوئی کا میدان وسیع ہے۔اس کی نظیر پیدا کرنا انسان کا کام نہیں۔ ہزار ہزار برس پیشتر اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اپنے ارادہ سے اطلاع دیتا ہے اور پھر وہ بات اپنے وقت پر پوری ہو کر رہتی ہے۔مثلاً براہین کی ہی پیشگوئیوں کو دیکھو کہ جس قدر مخالفت ہو رہی ہے۔ مقدمات ہوئے۔ گورنمنٹ تک نوبت پہنچی۔ یہ سب اوّل سے اس میں درج ہیں اور پھر کامیابی، فتح اور نصرت کی بھی خبر اوّل سے ہی دے دی۔کوئی سوچ کر بتلاوے کہ اس میں کیا فریب اور شعبدہ ہے۔ 23، 24 سال پیشتر کی چھپی ہوئی یہ کتاب ہے۔کوئی بتلا سکتا ہے کہ ہمارے پاس اس وقت کون کون ہوتا تھا۔اگر اہل الرائے کے نزدیک یہ ایک انسانی فعل ہے اور خدا تعالیٰ کا نہیں ہے تو وہ اس کی نظیر پیش کریں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ جبکہ یہ حال ہے تو پھر اُسے کیوں خدا تعالیٰ کا کلام نہ کہا جاوے۔

جس قدر لوگ ہماری صحبت میں رہنے والے ہیں ان میں کوئی اُٹھ کر بتلاوے کہ کیا کوئی ایسا فرد بشر بھی ہے کہ اس نے کوئی نشان نہ دیکھا ہو۔ ہمارے پر سلطنت ایسے لوگوں کی ہے جو سچے اور کامل خدا سے بالکل بے خبر ہیں دنیاوی امور میں اس قدر مصروفیت ہے کہ دین سے بالکل غافل رہے اور وہی فلسفہ کا زور۔اس لیے دہریت اُن میں آ گئی۔اب ہمارا بڑا کام یہ ہے کہ نئے سرے سے بنیاد ڈالیں اور ان کو دکھا دیویں کہ خُدا ہے۔

ہر ایک ہمارے پاس کسی نہ کسی ضرورت کے لئے آتا ہے مگر اصل میں بڑی ضرورت خداشناسی کی ہے۔اسی کے نہ ہونے سے گناہ ہوتا ہے۔کتا ایک ذلیل سے ذلیل جانور ہے مگر اس سے خوف زدہ ہو کر وہ راہ چھوڑ دیتا ہے اسی طرح جس راہ میں اسے علم ہو کہ سانپ یا بھیڑیا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے۔ جب وہ ادنیٰ تریں جانوروں سے ڈرتا ہے تو کیا خدا کے وجود کا اسے اتنا بھی خوف نہیں کہ اس سے ڈر کر گناہ سے باز رہے۔زہر اس کے سامنے ہو تو اسے نہیں کھائے گا لیکن گناہ کو دیدہ دانستہ کرلے گا۔اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں ہے۔حالانکہ مشاہدہ کرتا ہے کہ اس نے ایک جہنم یہاں بھی تیار کر رکھا ہے کہ جب کوئی بدکاری کرتا ہے تو اس کی سزا بھی ساتھ ہی پاتا ہے۔جس کسی کی جہنمی زندگی ہے وہ خوب محسوس کرلے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ جرائم پیشہ کو وہ کبھی نہیں چھوڑتا جو شخص دلیری اور چالاکی سے گناہ کرتا ہے اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ یہ تو جسمانی طور پر گناہ کی سزا ہے لیکن روحانی طور پر بھی جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ جہنم ہی ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ حیوانوں کی طرح کھا پی لیا اور عورتوں کے پاس ہو آیا۔اگر اسی کا نام زندگی ہے تو بتلاؤ کہ حیوانوں میں اور اس میں کیا فرق ہے اور حیوانوں سے زائد قویٰ عقل وفکر وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے اُسے کیوں دیئے۔ جو لوگ ان قویٰ سے کام نہیں لیتے ان کو خدا تعالیٰ اضل از انعام قرار دیتا ہے۔ یہ اس لیے کہ اس نے قویٰ کو معطل کردیا۔ بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہو جاوے کہ خُدا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 494 تا 496)

☆............☆............☆

تبصرہ کتب

بشارات رحمانیہ

از محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب

نام کتاب: بشارات رحمانیہ
مصنف: مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب
صفحات: 375
قیمت: -/350 روپے

محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب کثیر کتب کے مصنف اور ترجمۃ القرآن بطرز جدید کے موجد تھے۔ بشارات رحمانیہ غالبًا مولانا کی مرتبہ پہلی کتاب تھی۔ جو 1939ء میں جلسہ خلافت سلور جوبلی کے موقعہ پر شائع ہوئی تھی اور اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب تھی۔ نواحمدیوں کے احمدیت قبول کرنے کے واقعات جو رویا وکشوف پر مشتمل ہیں۔ یہ واقعات احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب کے مطالعہ کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ بہت سے احباب نے اللہ تعالیٰ کے حضور اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کی قبولیت کا نظارہ دیکھا اور صراط مستقیم کو اختیار کرنے کی سعادت پائی۔

کتاب کے آغاز میں رؤیا وکشوف کی حقیقت اور تعبیر الرؤیا کے مضامین شامل کئے گئے ہیں تا کہ قاری کے ذہن میں تعبیر الرؤیا کی حقیقت واضح رہے اور تعبیر سمجھنے میں سہولت رہے۔

اس تعلق باللہ کی حقیت اور اہمیت کو سمجھتے ہوئے مولانا نے بعد میں بشارات رحمانیہ جلد دوم، برہان ہدایت، عالمگیر برکات ماموز زمانہ وغیرہ کتب مرتب فرمائیں۔ جو بہت سے احباب کی ہدایت کا موجب ہوئیں۔اس کتاب کے پیش لفظ میں مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

یہ آسمانی تحفہ آپ کے ہاتھ میں دیتا ہوں اور مجھے اپنے مہربان خداوند کریم سے امید ہے کہ تمام وہ سعید روحیں جو اس کتاب کو پڑھیں گی خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتی ہوں۔ وہ ایک نور اور روشنی اپنے قلب میں محسوس کریں گی اور تسکین اور اطمینان کی ایک روح پرور لہر انہیں اپنے اندر دوڑتی ہوئیم لے گی۔

دو گواہوں کی گواہی پر مقدمات کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ کیا مقدسین کی یہ سینکڑوں شہادتیں بے اثر رہ سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اے میرے علیم وخبیر خدا! میں نے یہ کتاب اس لئے تالیف کی ہے تا تیرے جلال کی چمک دنیا کو روشن کردے اور اندھیروں کو پاش پاش کردے اور تا تیری الوہیت کی قدرت اور عظمت کی خوشبو سے دنیا کے دماغ معطر ہوں اور تیرے مرسلین اور مامورین کی تکذیب سے دنیا اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے باز آئے۔

''یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں۔ میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں عزت نہیں پا سکتا۔ کبھی اندھیرا نور نہیں بن سکتا اور کبھی نور اندھیرا نہیں بن سکتا۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرے فضل اور رحمت کے ہم سب امیدوار ہیں۔ تو ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہ رکھ۔ کیونکہ کوئی نہیں جس نے تجھ سے طلب کیا ہو اور تو نے اسے محروم کیا ہو اور کوئی نہیں جس نے کھٹکھٹایا ہو اور تو نے نہ کھولا ہو۔''

مولانا موصوف کی یہ کتاب اور دیگر کتب بہت سے احباب کی ہدایت کا موجب ہوئیں۔ مولانا احمدیت کے مخالفین کے لئے ایک ننگی تلوار تھے۔ 1984ء کے آرڈیننس کے خلاف جنرل ضیاءالحق کو کئی خطوط روانہ کئے۔ جس میں اس کے طرز عمل کو خلاف دین حق اور احمدیت کا موقف بلاخوف وخطر پیش کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کتاب شائع کرنے کی یہ کوشش مولانا موصوف کے حق میں قبول فرمائے اور انہیں جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

اس کتاب کی اشاعت مکرم قمر الوہاب قمر صاحب اور مکرم نصر اللہ بلوچ صاحب کی کوشش سے ہوئی ہے۔

(قمر الزمان مرزا)

☆............☆............☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

مدراس چنائی انڈیا کے رفقاء حضرت مسیح موعود

مختصر حالاتِ زندگی، اخلاص ووفا اور مالی قربانیوں کا ذکر

(قسط دوم آخر)

حضرت سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس

حضرت اقدس نے اپنے 313 کبار رفقاء مرقومہ کتاب انجام آتھم میں 119ویں نمبر پر ''حضرت سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس'' کا نام درج فرمایا ہے۔

1894ء میں حضرت مولوی سید محمد احسن امروہی صاحب نے جو مباحثہ کیا، اس مباحثہ میں حضرت سیٹھ محمد صالح صاحب نے ''امین تحریرات و کاغذات فریقین'' کے فرائض سرانجام دیے۔

(القسطاس المستقیم صفحہ 23 مطبوعہ مطبع نبوی بنگلور 1894ء)

حضرت اقدس کے مکتوبات بنام حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی میں حضرت سیٹھ محمد صالح صاحب کا بھی ذکر ملتا ہے:

''بخدمت محبی سیٹھ صالح محمد صاحب

السلام علیکم

جو آپ نے کپڑے اور کڑے لڑکی کے لئے بھیجے تھے وہ سب پہونچ گئے ہیں باقی خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔''

1897ء میں آپ کے ایک بیٹے کی وفات کے موقع پر حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:

''یہ عاجز اب تک آنکھوں کے آشوب سے بیمار رہا اس لئے واقعہ وفات فرزند مرحوم اخویم سیٹھ صالح محمد صاحب پر عُزا پرسی نہ کر سکا ہمیں وفات فرزند دلبند سیٹھ صالح محمد صاحب کا سخت رنج ہے اللہ تعالیٰ ان کو صبر عطا فرماوے''۔

ایک دفعہ اخبار الحکم نے آپ کا ایک شعر درج کرتے ہوئے لکھا:

''سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ مدراس سے مندرجہ ذیل دعائیہ شوقیہ شعر حضرت اقدس امام ہمام کی مدح میں بھیجتے ہیں۔

سایہ گستر باد یا رب بر دل شیدائے ما
حضرت مہدی ما، عیسائے ما، مرزائے ما

(الحکم 6 مارچ 1989ء صفحہ 6 کالم 3)

حضرت غلام دستگیر صاحب

حضرت غلام دستگیر صاحب بھی ابتدائی رفقاء میں سے تھے، حضرت اقدس نے آپ کا نام اپنے 313 کبار رفقاء میں 126ویں نمبر پر درج فرمایا ہے۔ اسی طرح 1898ء میں حضور نے گورنمنٹ کے نام ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں اپنی پُرامن جماعت کے 316 افراد کے اسماء درج فرمائے، اس فہرست میں بھی آپ کا نام 169ویں نمبر پر ''میاں غلام دستگیر صاحب سلوتری میلا پور مدراس'' درج فرمایا ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 354)

حضرت اقدس نے اپنے ایک مکتوب بنام منشی محمد عبدالرحمٰن صاحب میں آپ کا ذکر فرمایا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے، یہ مکتوب دراصل آپ ہی نے ایڈیٹر اخبار البدر کو ارسال فرمایا تھا، اس مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صداقت مسیح موعود کا پیغام دوسروں تک پہنچانے میں کوشاں رہتے تھے:

از طرف عبداللہ الصمد غلام احمد بخدمت منشی محمد عبدالرحمٰن صاحب سلمہٗ

بعد ما وجب آپ کا عنایت نامہ پہنچا، بہتر ہوتا کہ آپ خط لکھنے سے پہلے اپنے علماء سے اس مسئلہ کو دریافت کر لیتے کیونکہ ان کا مسلم عقیدہ ہے کہ مسیح موعود پر اُسی طرح وحی نازل ہوگی جس طرح انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی رہی صرف اس قدر فرق ہوگا کہ شریعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے، وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے گا مگر وحی ختم نہیں ہوئی جیسا کہ مسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ سو غلطی اور نافہمی سے اُن علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی دوبارہ زمین پر اُتر آئیں گے مگر اُن کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ وہی پوری وحی انجیل والی اُس پر نازل ہوگی بلکہ صاف طور پر یہ عقیدہ ہے کہ تازہ اور نئی وحی الفاظ کے ساتھ وقتاً فوقتاً ان پر نازل ہوتی رہے گی۔ پس ایسا اعتقاد کہ قرآن شریف کے بعد پھر نئی وحی جو وحی متلو ہو ہرگز نازل نہیں ہوگی، یہ خدا اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف ہے ...... اور میاں غلام دستگیر سراسر حق پر ہیں۔ چونکہ عمر کا اعتبار نہیں مناسب ہے کہ اس غلط خیال سے توبہ کریں جو تمام نبیوں کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ بالفعل اسی قدر تحریر کافی۔

خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

3/اگست 1930ء

(البدر 8 دسمبر 1903ء صفحہ 368 کالم 2)

حضرت صوفی غلام محمد صاحب (مبشر) ماریشس اپنے ایک سفر مدراس کے حال میں لکھتے ہیں:

''ٹریموے میں بیٹھ کر میلا پور پہنچا وہاں بہت پرجوش پرانے مخلص مولوی سلطان محمود ہیں......ان کے ساتھ حکیم محمد سعید صاحب اور حکیم غلام دستگیر خان صاحب فاروقی بڑے پرانے پرجوش احمدی ہیں۔''

(الحکم 21 مارچ 1915ء صفحہ 5 کالم 3)

آپ کی وفات اور دیگر حالات کا علم نہیں۔

حضرت حاجی مہدی بغدادی صاحب

حضرت حاجی مہدی بغدادی صاحب کے حالات کا زیادہ علم نہیں، حضرت اقدس نے آپ کو اپنے 313 کبار رفقاء کی فہرست میں شامل فرمایا ہے، آپ کا نام اس فہرست میں 122ویں نمبر پر ''حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل مدراس'' لکھا ہے۔ اسی طرح حضور نے اپنی کتاب سراج منیر کے آخر میں ''فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ وچاہ وغیرہ'' کے تحت اسماء درج فرمائے ہیں جہاں ''عرب حاجی مہدی صاحب بغدادی نزیل مدراس'' کے چندہ کا ذکر ہے۔ (روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 85) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مدراس کے مستقل مکین نہیں تھے بلکہ تجارت کے سلسلے میں مدراس میں نزیل تھے۔ کتاب البریہ میں حضرت اقدس نے گورنمنٹ کو پیش کردہ اپنی جماعت کے بعض معززین کی فہرست میں آپ کا نام 195ویں نمبر پر ''حاجی مہدی بغدادی صاحب انڈیگو مرچنٹ مدراس'' درج فرمایا ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 355)

آپ بھی مدراس کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ 1894ء میں حضرت مولوی محمد احسن امروہی صاحب جب بغرض مباحثہ مدراس تشریف لے گئے تو اس مباحثہ کے متعلق حضرت حاجی مہدی بغدادی صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ یہ مذہبی گفتگو آپ کے گھر پر ہو چنانچہ حضرت مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

''میرے پیارے دوست حاجی محمد مہدی بغدادی صاحب نے بڑا اصرار کیا اور چاہا کہ میرے ہی مکان پر جلسہ مناظرہ منعقد ہو لہٰذا عاجز نے منظور کیا۔''

(القسطاس المستقیم صفحہ 11 مطبوعہ مطبع نبوی بنگلور 1894ء)

اس مباحثہ سے قبل جماعت احمدیہ کی طرف سے جن افراد نے غیر احمدی علماء سے خط وکتابت کی اُن میں حضرت حاجی مہدی بغدادی صاحب بھی شامل تھے، کتاب القسطاس المستقیم میں ہی آپ کے دو مکتوب درج ہیں مثلاً پہلے مکتوب میں آپ لکھتے ہیں:

''مکرمی جناب مولوی غلام نبی اللہ احمد صاحب بعد السلام علیکم آنکہ درباره مناظرہ مسئلہ حیات و ممات حضرت عیسیٰ بن مریم حسب الارشاد جناب کے اس عاجز نے جناب مولوی سید محمد احسن صاحب سے تذکرہ کیا، مولوی صاحب ممدوح نے جواب دیا کہ جملہ مقاصد کے واسطے نظار کے نزدیک مبادی اور مقدمات ہوا کرتی ہیں جب وہ مبادی اور مقدمات منقح ہو جاتے ہیں تو پھر مقاصد کے حصول میں کوئی دقت نہیں رہتی، لہٰذا ضرور ہے کہ اوّلاً مبادی اس مقصد کے منقح ہو جاویں اور وہ مقدمات ومبادی ایسے ہوویں گے جو مولوی محمد علی صاحب ادیب کو بھی مسلم ہوں، اگر کچھ اختلاف ہوگا تو کتب علم مناظرہ کی طرف مراجعت کر کے تصفیہ ان کا باہم کر لیا جاوے گا۔ اگر آپ کو تنقیح ان مقدمات کی منظور ہے تو آئندہ شنبہ سے پہلے طے فرما لیجئے گا تا انعقاد جلسہ میں دیر نہ ہو۔ مورخہ 29 مئی 1894ء

الراقم

حاجی مہدی بغدادی''

(القسطاس المستقیم صفحہ 12)

اس خط کے جواب میں مولوی غلام نبی مجتہد صاحب نے جواب لکھا اُس کے آغاز میں جن الفاظ سے انہوں نے حضرت حاجی صاحب کو مخاطب کیا ہے اُس سے پتا چلتا ہے کہ آپ بڑی عزت واحترام سے سوسائٹی میں جانے جاتے تھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''درجواب رقیمۂ کہ از مشفقی مکرمی سراج وہاج دین خیر الحاج و المعتمرین جناب حاجی مہدی صاحب بغدادی دام لطفہم''۔

یہ خط فارسی زبان میں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت حاجی صاحب اردو وفارسی زبان میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ یہ مناظرہ حضرت حاجی صاحب کے مکان پر ہی عمل میں آیا۔

حضرت اقدس نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی صاحب کے نام ایک مکتوب محررہ 9/اکتوبر 1897ء میں چندہ بیت میں حضرت حاجی مہدی بغدادی صاحب کے پچیس روپے چندہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس حضرت سیٹھ صاحب کے نام ایک اور مکتوب محررہ 26 نومبر 1898ء میں فرماتے ہیں:

''اس وقت باعث تکلیف دہی یہ بات ہے کہ کل کی ڈاک میں مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ عرب صاحب بغدادی پہنچے، چونکہ مجھے پتہ یاد نہیں ہے اس لئے مکلّف ہوں کہ میری طرف سے رسید معہ شکر و دعا پہنچا دیں۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 389 مکتوب نمبر 59۔ ایڈیشن 2009ء قادیان)

حضرت سیٹھ وال جی لال جی صاحب

کتاب البریہ میں حضرت اقدس نے گورنمنٹ کو پیش کردہ اپنی جماعت کے بعض معززین کی

فہرست میں آپ کا نام 191 ویں نمبر پر ’’سیٹھ وال جی لال جی صاحب جنرل مرچنٹ مدراس‘‘ درج فرمایا ہے۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 355) اسی طرح حضور نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے نام بعض مکتوبات میں حضرت سیٹھ وال جی لال جی صاحب کا ذکر ان کے اخلاص اور مالی معاونت کے حوالے سے فرمایا ہے (وہاں نام دال جی لال جی تحریر ہے) مکتوبات احمد جلد دوم میں مکتوبات بنام حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی میں آپ کا ذکر:

مکتوب نمبر 24 محررہ 9/اکتوبر 1897ء چندہ (بیت) میں پچاس روپے دینے کا ذکر

مکتوب نمبر 58 محررہ 22 نومبر 1898ء میں حضور نے فرمایا ’’مبلغ ایک سو روپیہ سیٹھ دال جی صاحب کی طرف سے بھی پہنچ گیا تھا، میری طرف سے دعا اور شکر اُن کو پہنچا دینا۔‘‘

مکتوب نمبر 59 محررہ 26 نومبر 1898ء میں حضور نے فرمایا ’’سو روپیہ لال جی دال جی صاحب کا بھی پہنچ گیا تھا، آپ کی خدمت میں بھی میری طرف سے دعا اور رسید روپیہ کی خبر پہنچا دیں‘‘۔

مکتوب نمبر 90 محررہ 28 ستمبر 1902ء میں حضور نے تحریر فرمایا: ’’سیٹھ دال جی صاحب نے جو مشک بھیجی ہے، خدا ان کو جزائے خیر دے...... خدا تعالیٰ اس خدمت کا نیک پاداش ان کو عطا کرے آمین۔ میں آپ کی طرف خط نہیں لکھ سکا کہ معلوم ہوا کہ وہ مدراس میں نہیں ہیں، آپ میری طرف سے السلام علیکم کہہ دیں‘‘۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی تھے، ان کی تجارت بڑی وسیع تھی مگر انہوں نے اپنا سارا روپیہ آہستہ آہستہ حضرت مسیح موعود کو دے دیا۔ بعد میں جب وہ دیوالیہ ہوگئے تو ان کے ایک دوست سیٹھ لال جی وال جی تھے اور وہ بھی بہت بڑے تاجر تھے، سیٹھ صاحب نے انہیں تحریک کی کہ آپ حضرت مسیح موعود سے دعا کروایا کریں اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ اور پھر کہا میں آپ کو ماہوار نذرانہ کے طور پر ایک بڑی رقم بھجوایا کرتا تھا آپ بھی انہیں نذرانہ بھجوایا کریں چنانچہ انہوں نے ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار بھجوانا شروع کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں روحانیت پائی جاتی تھی ورنہ وہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کو کہہ دیتے کہ آپ نے دعا کرا کے کیا لیا، آپ کا تو پہلا کاروبار بھی نہ رہا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوب جانتے تھے کہ انہیں جو برکتیں ملی ہیں وہ روحانی ہیں اور ان کو بھی روحانی برکتیں ہی ملیں گی اس لئے انہوں نے سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی کی نصیحت پر عمل کرنا شروع کر دیا‘‘۔

(الفضل 11 نومبر 1958ء)

حضرت مصلح موعود نے ایک اور خطبہ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’مجھے یاد ہے کہ سالہا سال تک ایک سیٹھ لال جی وال جی تین سو روپیہ ماہوار حضرت مسیح موعود کو بھیجتا رہا، وہ یہی لکھتا تھا کہ میرے دوست سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب کی حالت چونکہ کمزور ہوگئی ہے اس لئے اب میں ثواب حاصل کرنے کے لئے یہ رقم بھیجتا ہوں۔‘‘

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 545 خطبہ نمبر 121 بیان فرمودہ 16 جولائی 1940ء)

حضرت سیٹھ احمد صاحب عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا

آپ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے بیٹے تھے۔ آپ کا نام بھی حضرت اقدس نے اپنے 313 کبار رفقاء میں 118 ویں نمبر پر درج فرمایا ہے۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11)

حضرت اقدس جب حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے نام مکتوب لکھتے تو ساتھ سیٹھ احمد صاحب کے نام بھی سلام لکھتے۔ مثلاً ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

’’میں ان شاء اللہ القدیر آپ کے صاحبزادہ سیٹھ احمد صاحب کے لئے اور ان کی دنیا و عاقبت کی کامیابی کے لئے بہت دعا کروں گا۔ میری طرف سے سلام علیک ان کو پہنچے‘‘۔

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 399 مکتوب نمبر 70۔ ایڈیشن 2009ء قادیان)

ایک خط حضرت اقدس نے حضرت سیٹھ احمد صاحب کے نام بھی تحریر فرمایا ہے، حضور فرماتے ہیں:

’’محبی اخویم سیٹھ احمد صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کا عنایت نامہ پہنچا، بدریافت خیر و عافیت شکر کیا گیا الحمدللہ علیٰ ذالک۔ میری طبیعت ابھی تک علیل ہے، ضعف دماغ اس قدر ہوگیا ہے کہ بعض اوقات غشی کا اندیشہ ہوتا ہے...... باوجود اس حالت کے میں دعا سے غافل نہیں، میرا دل اس بات کے لئے بہت بیتاب ہے کہ مجھے صحت ہو تو میں آپ کے والد صاحب کی رفع پریشانی کے لئے اس توجہ کامل سے دعا کر سکوں جو پہلے کرتا تھا، بایں ہمہ جناب باری تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ میری یہ دعائیں بھی خالی نہ جائیں۔ اس طرف طاعون کا زور بہت ہے۔ اب ضلع جہلم میں بھی جو ہم سے قریباً ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر ہے، واردات شروع ہوگئی ہیں اور ہوشیار پور اور جالندھر کے ضلع میں قریباً ساٹھ گاؤں میں طاعون پھوٹ رہی ہے، نہ معلوم اللہ جلّ شانہٗ کا کیا ارادہ ہے۔ میں ایک رسالہ طاعون کا لکھ رہا تھا کہ اتنے میں بیماری لاحق حال ہوگئی ہے اللہ جل شانہٗ سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے پوری صحت عطا فرماوے۔ زیادہ خیریت ہے۔ بخدمت مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب آپ کے والد صاحب کو سلام مسنون۔ سنا گیا ہے کہ پنجاب کی راہ بند ہوجائے گی۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

2/اپریل 1898ء

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 369 مکتوب نمبر 35۔ ایڈیشن 2009ء قادیان)

آپ کی اہلیہ محترمہ بیمار ہوئیں تو حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لیے لکھا گیا، حضور نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی صاحب کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

’’عزیزی سیٹھ احمد عبدالرحمٰن صاحب کی اہلیہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہر ایک ابتلا سے بچاوے، آمین‘‘

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 374 مکتوب نمبر 42۔ ایڈیشن 2009ء قادیان)

ایک اور مکتوب میں تحریر فرمایا:

’’عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی بیوی کے لئے بھی دعا کرتا ہوں امید کہ طبیعت درست ہونے پر بہت توجہ سے دعا کروں گا۔‘‘ (مکتوب نمبر 75)

لیکن افسوس کہ آپ کی اہلیہ محترمہ پہلے خط کے ایک سال بعد وفات پاگئیں، حضرت اقدس نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے نام تعزیتی مکتوب میں تحریر فرمایا:

’’آج آپ کی تار کے ذریعہ سے یک دفعہ ایک غم کی خبر یعنی واقعہ وفات عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی بیوی کا سن کر دل کو بہت غم اور صدمہ پہنچا ...... دنیا کی ناپائیداری اور بے ثباتی کا یہ نمونہ ہے کہ ابھی تھوڑے دن گزرے ہیں کہ عزیز موصوف کی اس شادی کا اہتمام ہوا تھا اور آج وہ مرحومہ قبر میں ہے جس قدر اس ناگہانی واقعہ سے آپ کو اور سب عزیزوں کو صدمہ پہنچا ہوگا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرماوے اور عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی عمر لمبی کرے آمین ثم آمین۔ اس خبر کے پہنچنے پر ظہر کی نماز میں جنازہ پڑھا گیا اور نماز میں مرحومہ کی مغفرت کے لئے بہت ہی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسے غم اور صدمہ کے عوض میں بہت سی خوشی پہنچاوے آمین‘‘۔

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 400 مکتوب نمبر 71۔ ایڈیشن 2009ء قادیان)

پھر ایک اور خط میں لکھا:

’’مجھے سخت افسوس ہے جس کو میں بھول نہیں سکتا کہ مجھ کو قبل اس حادثہ وفات کے وقت اس کامل دعا کا موقعہ نہیں ملا جو اکثر کرشمۂ قدرت دکھلاتی ہے۔ میں دعا تو کرتا رہا مگر وہ اضطراب جو سینہ میں ایک جلن پیدا کرتا ہے اور دل کو بے چین کرتا ہے وہ اس لئے کامل طور پر پیدا نہ ہوا کہ آپ کے عنایت نامجات جو حال میں آئے تھے یہ فقرہ بھی درج ہوتا رہا کہ اب کسی قدر آرام ہے اور آخری خط آپ کا جو نہایت اضطراب سے بھرا ہوا تھا اس تار کے بعد آیا جس میں وفات کی خبر تھی...... یہ بیماری طبیبوں کے نزدیک متعدی بھی ہوتی ہے اور اس گھر میں جو ایسی بیماری ہو سب کو خطرہ ہوتا ہے اور خاوند کے لئے سب سے زیادہ۔ سو شاید ایک یہ بھی حکمت ہو خداوند تعالیٰ عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی عمر دراز کرے اور اس کے عوض میں بہتر صورت عطا فرمائے‘‘۔

(مکتوب نمبر 71)

پہلی اہلیہ کی وفات کے بعد جب عقد ثانی کا خیال ہوا تو اس سلسلے میں بھی حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی، حضور نے اپنے بعض مکتوبات میں عقد ثانی کے لیے دعائیں دیں اور تحریر فرمایا:

’’امید کہ عقد نکاح کے بعد ضرور مسرور الوقت فرماویں۔ میرے نزدیک یہ کام نہ صرف مناسب بلکہ بہت ضروری تھا اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور بہت سی برکات کا موجب کرے، آمین‘‘۔

(مکتوب نمبر 72)

1915ء میں جب حضرت صوفی غلام محمد صاحب بطور مبشر ماریشس بھجوائے گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مختلف ہدایات پر مشتمل ایک تفصیلی خط ان کے نام تحریر فرمایا جس میں علاوہ اور باتوں کے راستہ میں حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی صاحب کو ملنے کی بھی ہدایت دی اور فرمایا:

’’پھر مدراس سیٹھ صاحب کو ضرور ملیں، بہت بہت بہت سلام علیکم کہیں۔ کہہ دیں خدا تعالیٰ آپ پر آپ کے خاندان پر سلامتی نازل فرمائے، آپ ہم سے جسم کے لحاظ سے دور ہیں دل کے لحاظ سے بہت قریب۔ ان کے صاحبزادے سے شکایت کریں کہ کبھی سیٹھ صاحب کے حال سے آگاہ نہیں کیا۔‘‘

(الحکم 7 مارچ 1915ء صفحہ 3 کالم 1)

حضرت سیٹھ صاحب کے صاحبزادے سے مراد آپ ہی ہیں کیونکہ ان کی اولاد میں باقی بیٹیاں تھیں۔ حضرت سیٹھ احمد صاحب نے 1918ء میں وفات پائی۔ (الفضل 11 مئی 1918ء صفحہ 2 کالم 2)

حضرت سیٹھ عبدالحمید ایوب صاحب

حضرت سیٹھ عبدالحمید ایوب صاحب کا نام 313 رفقاء والی فہرست میں 121 ویں نمبر پر درج ہے۔ آپ کے بارے میں بھی کوئی معلومات نہیں مل سکیں۔ صرف اتنا علم ہو سکا ہے کہ 1915ء میں آپ بنگلور میں تھے چنانچہ حضرت مولوی غلام محمد صاحب (مبشر) ماریشس اپنے ایک دورۂ بنگلور کے ذکر میں تحریر فرماتے ہیں:

’’اس کے بعد میں بنگلور گیا اور علی محمد سیٹھ صاحب سے ملا، وہ بھی حضرت صاحب کے پرانے مخلص دوست ہیں وہ حضرت امام کے ساتھ بہت عقیدت رکھتے ہیں...... سیٹھ علی محمد صاحب اور ان کے بھتیجے عبدالحمید ایوب کے سوا کسی نے حضرت امام کی بیعت نہیں کی۔ بہت کوشش کی گئی کہ ان کے ساتھ ملاقات ہو مگر صرف ایک میر ضمیر الدین کے سوا کسی سے ملاقات نہیں ہوئی......‘‘

(الحکم 21 مارچ 1915ء صفحہ 5 کالم 3)

حضرت مولوی عبدالرحیم

صاحب مدراس

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے بارے میں تفصیلی علم نہیں، صرف اتنا علم ہوسکا ہے کہ آپ کی وفات 1903ء کے آخر میں ہوئی اور حضرت اقدس مسیح موعود نے قادیان میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(احمدیہ جنتری 1921ء صفحہ 62 مولفہ محمد منظور الٰہی۔ احمدیہ بلڈنگ لاہور)

حضرت ملا محمد نظام الدین

فرحت صاحب

حضرت ملا محمد نظام الدین فرحت صاحب کی سکونت مونٹ روڈ (Mount Road) جس کا موجودہ نام Anna Salai ہے) کوچہ ٹیپو مدراس لکھی ہے، بعد ازاں آصف نگر حیدرآباد دکن میں مقیم ہوئے۔ آپ ایک نیک اور صاحب کشف بزرگ تھے، حضرت اقدس کی صداقت کے متعلق بذریعہ کشف خود اطلاع پائی اور اس نعمت خداوندی کی اطلاع تحدیث نعمت کے طور پر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھجوائی، آپ تحریر فرماتے ہیں:

’’بحضور فیض گنجور……مہدی دوران مجدد وقت مسیح موعود عالی جناب مرزا غلام احمد رئیس قادیاں شریف

تسلیم گذارش ہے کہ یہ کمترین بندہ گناہوں سے شرمندہ اپنے پاک پروردگار اور اُس کے برگزیدہ نبی یعنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جو خواب میں نے اس مراسلہ میں تحریر کی ہے اگر اس میں کچھ خلاف ہو یا میری طرف سے کچھ بناوٹ ہو تو خدا تعالیٰ میرا خاتمہ ایمان پر نہ کرے اور میرے پر قہر نازل فرماوے اور شفاعت آں احمد عربی بروز قیامت مجھے نصیب نہ ہو……

احوال خواب: بتاریخ 27 رجب المرجب 1308 ہجری بروز یکشنبہ مطابق 20 نومبر 1900ء رات کے تین بجے (کے قریب) خواب میں کیا دیکھتا ہوں……کہ……درود پڑھتے ہوئے دست بستہ کھڑے ہیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک تخت زمردین چار فرشتے اٹھائے ہوئے اس مکان میں لے گئے ہیں، اُس تخت پر (-) تشریف فرما ہیں اور سیدھے بازو یعنی دائیں طرف (-) کے حضرت اقدس مسیح موعود تشریف فرما ہیں اور ایک منبر وہاں پر موجود تھا، (-) نے اس منبر پر تشریف فرما ہوکر اور حضرت مسیح موعود کا ہاتھ پکڑے ہوئے نہایت زور کے ساتھ فرمایا:……علیکم السلام! کیا تم اس مسیح موعود کو پہچانتے ہو……اس کے بعد مرزا صاحب (-) کے روبرو دست بستہ کھڑے ہوکر یہ بیت پڑھتے تھے ۔

بہ گیسوئے رسول اللہ کہ ہستم
نثار روئے تابان محمد

یہ شعر ایسی بلند آواز سے پڑھتے تھے کہ اس کی آواز سے میں نیند سے چونک پڑا‘‘۔

(عسل مصفّٰی جلد دوم صفحہ 506-504 از مرزا خدا بخش صاحب۔ مطبوعہ 1914ء اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

اس کے علاوہ اخبار الحکم 24؍اکتوبر 1901ء صفحہ 4 اور الحکم 17؍اگست 1903ء صفحہ 18,19 پر بھی آپ کی دیگر رؤیا کا ذکر موجود ہے۔

محترم سیٹھ علی محی الدین

صاحب مدراسی

مدراس کے احمدی احباب میں ایک نام مکرم و محترم سیٹھ علی محی الدین صاحب کا بھی ملتا ہے (آپ کی بیعت کا سال معلوم نہیں اور نہ ہی یہ علم ہو سکا ہے کہ آپ رفیق تھے یا نہیں) آپ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں آپ کا نام افراد مدراس کے تحت درج ہے۔ آپ کی بیٹی محترمہ زلیخا بیگم صاحبہ نے دسمبر 1947ء میں صرف 21 سال کی عمر میں وفات پائی جس کی خبر وفات دیتے ہوئے مدراس سے مکرم کمال الدین احمد صاحب نے لکھا:

’’جناب سیٹھ علی محی الدین صاحب مدراس جو کہ خاص مدراس کے ایک ہی مخلص اور پرانے احمدی ہیں، ان کی بڑی صاحبزادی اور لخت جگر محترمہ زلیخا بیگم صاحبہ بی اے…… ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئیں…… مرحومہ متقی، نہایت پاکیزہ سیرت، اعلیٰ درجہ کی ذہین وفہیم مخلص، باحیاء اور پارسا تھیں جس کی وجہ سے ہر چھوٹے بڑے کی اور اپنے اور غیر کی محبت کا مرکز بنی ہوئی تھی……

محترم سیٹھ صاحب نے اپنے مولا کے منشاء اور رضا کے سامنے انتہائی صبر، تحمل اور استقلال کے ساتھ سر تسلیم خم کیے ہوئے خدا تعالیٰ کی یہ امانت اس کے سپرد کردی…… اور تعزیت کے لئے آنے والوں کو مرحومہ کی نیک خصلت اور خوبیاں بتا کر (دعوت الی اللہ) کرتے اور جوان کو تسلی دینے کے لئے آئے تھے ان کو خود سیٹھ صاحب تسلی دیتے۔‘‘

(الفضل 26 دسمبر 1947ء صفحہ 6)

چنائی (مدراس) شہر کے ان خوش نصیب احباب نے سلسلہ احمدیہ کے لیے بہت اخلاص اور وفا سے کام کیا، حضرت اقدس مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضور کی دعاؤں کے خزانے پائے اور اپنے عہد بیعت احسن طور پر نبھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے، اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے، آمین

میڈیکل ریسرچ رپورٹ

بلڈ پریشر اور نمک کے متعلق ایک اہم مطالعہ

قلب و شریانوں کے امراض میں ہائی بلڈ پریشر ایک اہم خطرہ ثابت ہوتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق صرف ہائی بلڈ پریشر قلب وشریانوں کے 50 فیصد امراض کا سبب ہوتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق دس لاکھ بالغ افراد کے تفصیلی مطالعے ومعائنے سے ثابت ہوگیا ہے کہ ماضی کے اندازوں کے برخلاف قلب و شریانوں کے امراض سے ہائی بلڈ پریشر کا بہت گہرا تعلق ہوتا ہے اور بلڈ پریشر کو معمول پر رکھنے میں غذا میں نمک کی مقدار اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی تصدیق انسانوں کے علاوہ حیوانوں کے مطالعے سے بھی ہوگئی ہے۔ نمک کی مقدار کم کرنے سے دنیا بھر میں 21 ملین افراد کو معذوریوں سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

زیر مطالعہ رپورٹ سے پہلے نمک کی کمی کے اثرات کے مطالعے کی مدت 5 دن تھی لیکن یہ مطالعہ ایک سال کے عرصے پر پھیلا ہوا تھا، جس میں 50 مرد اور 50 خواتین شامل تھیں۔ اس عرصے میں یہ بات خاص طور پر دیکھی گئی کہ غذا میں نمک کی مقدار میں معمولی کمی سے بلڈ پریشر میں نمایاں کمی نہیں واقع ہوئی۔

واضح رہے کہ نمک تین صورتوں یا شکلوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک قدرتی شکل ہے، جس میں نمک تقریباً تمام قدرتی غذاؤں میں موجود ہوتا ہے دوسری صورت میں کھانے کی تیاری میں اسے شامل کیا جاتا ہے۔ تیسری صورت میں کھانا کھاتے وقت اسے کھانے میں شامل کیا جاتا ہے۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں نمک کا روزانہ استعمال 9 سے 12 گرام ہوتا ہے۔ جبکہ عالمی ادارہ صحت کی سفارش کے مطابق یہ مقدار 5 گرام روزانہ ہونی چاہئے۔ امریکہ اور برطانیہ میں نمک کی سفارش کردہ مقدار 6 گرام روزانہ ہے۔

اس مطالعے میں شامل ایک سو مرد اور خواتین ایک سال سے بلڈ پریشر میں مبتلا تھے۔ ان میں ذیابیطس، فالج اور قلب کی کوئی شکایت موجود نہیں تھی۔ اس مطالعے کی تحریری اجازت ان مریضوں سے لی گئی تھی اور ان کی عمریں اوسطاً پینتالیس برس تھیں۔

مطالعے کے دوران ان افراد نے ابتدائی تین مہینوں میں روزانہ 12 گرام نمک استعمال کیا۔ اس عرصے میں وہ بلڈ پریشر کی دوائیں بھی کھاتے رہے اور ان کے اوپر اور نیچے کا بلڈ پریشر بھی چیک کیا جاتا رہا۔

چوتھے مہینے کے آغاز سے ان کی غذا میں نمک کی مقدار اگلے تین مہینوں تک 9 گرام روزانہ کردی گئی۔ چھٹے مہینے کے ختم پر یہ مقدار 6 گرام روزانہ کر دی گئی، جس کے نتیجے میں ان کی بلڈ پریشر میں نمایاں کمی نوٹ کی گئی۔ نمک میں کمی کے نتائج کا بہتر اندازہ بالعموم چھ سے بارہ ہفتوں کی مدت میں دیکھا جاتا ہے۔ 6 گرام نمک روزانہ کے استعمال کے نتیجے میں بلڈ پریشر میں کمی دیکھی گئی۔ نمک کی روزانہ مقدار 3 گرام کردینے سے بلڈ پریشر میں بہت نمایاں کمی دیکھی گئی۔ 3 گرام روزانہ کی مقدار کی صورت میں فالج کی کل 60 ہزار 666 اموات میں 7 ہزار 300 سے 8 ہزار 300 تک کی ہوسکتی ہے۔ یہ اعداد اور اندازے برطانوی مطالعوں کے مطابق ہیں۔ 3 گرام سے بھی کم مقدار میں نمک کھانے سے مذکورہ امراض سے تحفظ کے علاوہ افراد و خاندان علاج اور دوا پر خرچ ہونے والی خاصی رقم کے خرچ سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ نمک کی کمی ناکامی قلب سے بھی تحفظ فراہم کرتی ہے۔

زیر گفتگو مطالعے نے بھی اس کی تصدیق کردی کہ نمک کا استعمال جتنا کم ہوگا ہائی بلڈ پریشر کی سطح بھی اسی قدر کم رہے گی۔ اسی طرح اس سے ہونے والے امراض کے خطرات بھی کم رہیں گے۔

(ہمدرد صحت مارچ 2009ء)

اسرائیل میں ذریعہ

آب پاشی

اسرائیل میں پانی کی شدید کمی ہے۔ پانی کی کمی کا حل وہاں کے سائنسدانوں نے یہ نکالا ہے کہ اپنے کھیتوں کے درمیان ایک سرے سے دوسرے تک بلند وبالا پولز (Poles) نصب کئے ہیں اور ان میں باریک جال باندھ دیئے ہیں جب کہر آلود ہوا اس جال سے گزرتی ہے تو ننھے ننھے شبنمی قطرے جال کے باریک تاروں سے ٹکرا کر نیچے گرنے لگتے ہیں۔ قطرہ در قطرہ پانی پختہ نالیوں میں جمع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ جب اس کی مقدار بڑھتی ہے تو بہہ کر کھیتوں کو سیراب کر دیتا ہے۔ اسرائیل اس سسٹم کے ذریعے اتنی وافر مقدار میں سبزیاں پیدا کرتا ہے۔ جو اس کی ضروریات سے کہیں زیادہ ہیں۔ لہٰذا یہ سبزیاں پڑوس بعض مسلمان عرب ممالک کو برآمد کردی جاتی ہیں۔

مکرم عنایت اللہ صاحب

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور کالج کے بعض اساتذہ

میرا بچپن تین سال کی عمر سے بارہ سال کی عمر تک قادیان میں گزرا ہے۔ بزرگوار قاضی محمد عبداللہ صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں سے تھے اور 1972ء میں فوت ہوئے، میرے خالو جان تھے۔ ان کی چھوٹی بیوی امۃ الرشید صاحبہ میری پیاری خالہ جی تھیں۔ خالہ جی کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ مجھے تین سال کی عمر میں میری اماں جی سے جو کہ نہایت حوصلہ والی بزرگ تھیں، گاؤں سے قادیان لے آئیں۔ اماں جی نے بخوشی مجھے خالہ جی کے سپرد کر دیا۔ میں خوشی خوشی اپنی زندگی کے اس نہایت اہم واقعہ سے لطف اندوز ہوتا ہوا خالہ جی کے ساتھ اپنی یادداشت کا پہلا سفر ریل گاڑی میں چلانگ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور سے کر کے قادیان کی تاریخی بستی میں آن وارد ہوا۔

بزرگوارم خالو جی اس زمانے کے بی اے۔ بی۔ ٹی تھے۔ وہ لمبا عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں استاد اور ہیڈ ماسٹر رہے۔ اس سے پہلے 1914ء میں انگلستان میں مربی کے طور پر بھی گئے۔ وہ ریاضی اور انگریزی میں خاص دسترس رکھتے تھے۔ میں نے ان سے بہت استفادہ کیا۔ ہمیشہ ان مضامین میں اور سائنس میں جب تک پڑھا اچھی پوزیشن لیتا رہا۔ خالہ جی نے مجھے جلد ہی یسرنا القرآن شروع کروا دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے ساتھ جلد ہی میں نے ختم کر کے قرآن شریف شروع کر دیا۔ ساتھ ہی اردو حساب وغیرہ بھی اپنی عمر کے حساب سے اچھے سیکھ لئے۔ چھ سال کی عمر میں خالو جان نے مجھے تعلیم الاسلام سکول قادیان میں داخل کروا دیا۔ اس وقت بزرگوارم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔ نہایت ہی بارعب و باوقار شخصیت بہت ہی کم گو اور سنجیدہ شاذ شاذ ہی کلاس روموں کے آگے سے گزرتے اور شاذ ہی کلاس کے اندر جھانکتے۔ ہر اُستاد اپنا کام نہایت تندہی سے کرتا اور شاہ صاحب اس میں مداخلت کرتے مجھے یاد نہیں۔ پرائمری میں ماسٹر حسن محمد صاحب، ماسٹر چراغ دین صاحب اور ماسٹر محمد بخش صاحب کے نام یاد ہیں۔ مڈل میں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب حساب پڑھاتے تھے۔ سوال بڑی اچھی طرح سمجھا دیتے۔ ان کی صحت کچھ کمزور ہی تھی لیکن ساری کلاس پر اچھی طرح نظر رکھتے۔ ان کا بڑا رعب تھا نظر سے ہی سب پر کنٹرول رکھتے۔ زراعت ماسٹر اللہ بخش صاحب عملاً فارم میں زراعت سکھاتے۔ ماسٹر خداداد صاحب پی۔ ٹی کرواتے۔ یہ دو بزرگ اُستاد تو ربوہ میں بھی کافی عرصہ تک بڑی محبت کے ساتھ ملتے رہے۔

جب پاکستان بنا تو میں بارہ سال کا آٹھویں میں پڑھتا تھا۔ تب میرے خالہ جی مجھے واپس میرے والدین کے سپرد کر آئیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ان دنوں یعنی 1951ء میں چنیوٹ میں ہی ہوا کرتا تھا۔ سو روزانہ ربوہ سے اکثر ریل پر آتے جاتے۔ وہاں ہیڈ ماسٹر بزرگوارم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہی تھے۔ وہی رعب داب و وقار لیکن شفقت بھی بہت۔ میرے کلاس ٹیچر بزرگوارم محمد ابراہیم ناصر صاحب تھے۔ بڑی ہی پیاری شخصیت۔ انگریزی اور حساب بھی غالباً وہی پڑھاتے تھے۔ ان مضمونوں میں میں ٹھیک تھا سو مجھ سے خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ بڑا اچھا پڑھاتے تھے۔ لکھواتے بھی بہت تھے۔ کاپیاں اچھی طرح چیک کرتے۔ بزرگوارم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب ہمارے دینیات کے اُستاد تھے۔ کیونکہ دینیات صرف جماعت کی طرف سے پڑھائی جاتی تھی۔ یونیورسٹی کے امتحان میں شامل نہیں تھی۔ سو کم ہی طلباء اس کی طرف خاطر خواہ توجہ دیتے تھے۔ بھامبڑی صاحب کو اللہ تعالیٰ لمبی فعال عمر عطا فرمائے۔ آمین اب بھی محلے میں ان سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ جب بھی ملتے ہیں تو پیار سے گلے لگا کر زور سے بھینچ دیتے ہیں۔ سائنس ماسٹر بزرگوارم حضرت صوفی غلام محمد صاحب تھے۔ بڑے ہی قابل اور ہمدرد اُستاد تھے۔ سائنس خوب سمجھاتے بھی اور کرواتے بھی یعنی پریکٹیکل۔ گیسیں وغیرہ بنواتے اور بھی تجربات خوب صحیح طرح کرواتے۔ خوب بارعب اور صحت مند شخصیت رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں دیر تک ملتے رہے اور دعائیں دیتے رہے۔ سائنس میری ٹھیک ہی تھی اور دلچسپ لگتی تھی۔ باقی اُستادوں کے نام یاد نہیں رہے۔ یہ یاد ہے کہ سب مضامین کے اُستاد بہت لائق اور ہمدرد تھے۔

چنیوٹ میں ہماری کلاس 1951/52ء میں آخری کلاس تھی۔ اس کے بعد سکول ربوہ منتقل ہو گیا تھا۔ نتیجہ کے لحاظ سے یہ سکول کا ایک تاریخ ساز سال تھا۔ ہمارے ساتھی منور احمد صاحب آف چونڈہ یونیورسٹی میں اول رہے تھے۔ سعید رحمانی صاحب دوئم، عبدالغفور صاحب سوم، کلاس میں میری چہارم پوزیشن تھی۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور استادوں کی محنت۔ بزرگوں کی دعائیں اس کے علاوہ۔

تعلیم الاسلام کالج تب لاہور میں ہی تھا۔ میں نے بھی وہاں داخلہ لیا۔ حضرت میاں ناصر احمد صاحب ہمارے پرنسپل تھے۔ اس سے پہلے انہیں قادیان میں بھی دیکھا ہوا تھا۔ صدر خدام الاحمدیہ بھی ہوا کرتے تھے۔ مجھے خاص طور پر وہ وقار عمل کرواتے ہوئے جب ریتی چھلہ میں بڑا وقار عمل ہوا تھا، یاد تھے۔ وہاں ہم سب مٹی میں لت پت ہوئے تھے۔ میاں صاحب بھی زوردار کام کر رہے تھے۔ آپ حفاظت قادیان کے حوالے سے بھی نمایاں تھے۔ حتیٰ کہ جب 1953ء کے ہنگاموں میں حضور کو بھی قید کر لیا گیا۔ ایسے بارعب مسکراتے ہوئے قیدی کسی نے اور نہ دیکھے ہوں گے جب ان کو مارشل لاء کورٹ میں جو جناح گارڈن میں تھی لاتے تھے تو باہر ہی لان میں گھاس پر سب کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے۔ ہمارا جمگھٹا ان کے گرد ہو جاتا۔ وہ مسکرا مسکرا کر ہمیں دلاسے دیتے رہتے۔ آخر آزاد ہو کر واپس اپنے کام میں لگ گئے۔ بزرگوارم پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب اتنی اچھی طرح فزکس انگریزی میں سمجھاتے کہ ان کی کوئی نظیر نہ تھی۔ سب مضامین انگریزی میں ہی پڑھائے جاتے تھے۔ کیمسٹری پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب پڑھاتے تھے۔

بڑے ہی مخلص اُستاد تھے۔ یہ دونوں ہی نہایت سادہ لباس اور شخصیت رکھتے تھے۔ بعد میں میں نے پڑھا کہ حبیب اللہ خان صاحب ایک بڑی اچھی ملازمت چھوڑ کر جماعت کی خدمت میں بہت کم آمدنی پر آ گئے تھے۔ لکھا تھا کہ ان کی آمدنی اتنی کم تھی کہ اس میں گھر کا خرچ چلانا بہت مشکل تھا۔ ایک دفعہ گھر والوں نے ان سے کچھ سامان لانے کو کہا لیکن ان کی جیب خالی تھی۔ پریشان تو ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے سائیکل لے کر گھر سے نکل آئے اور بازار کی طرف روانہ ہو گئے۔ پیچھے سے کسی نے آواز دے کر انہیں روک لیا اور ٹیوشن پڑھانے کی درخواست کی۔ یہ تو ایسے ہی موقع کی تلاش میں تھے فوراً مان گئے۔ اس وقت شاگرد نے پیسے ان کی جیب میں ڈال دیئے۔ یہ کہتے ہی رہ گئے کہ بھئی مجھے پڑھا تو لینے دو مہینے کے آخر پہ ہی فیس کا حقدار بنوں گا لیکن اللہ تعالیٰ نے تو ان کی دعا قبول فرمالی تھی اور ان کی پریشانی دُور کرنے کا سامان کر دیا تھا۔ الحمدللہ۔ کیمسٹری کے پریکٹیکلز کے انسٹرکٹر محترم سعید اللہ خان صاحب تھے جو بعد میں پروفیسر بن گئے۔ انگلش کے پروفیسر بزرگوار عبدالقادر صاحب تھے۔ خوب بانکی شخصیت کے مالک تھے۔ چست اچکن اور سفید خوبصورت پگڑی پہنتے۔ قدآور متاثر کرنے والی شخصیت تھے۔ انگلش ایسی فرفر پڑھاتے تھے کہ انگریز بھی ایسی نہ پڑھاتے ہوں گے۔ امریکن پروفیسروں سے تو میں پڑھا ہوں وہ تو ایسی سپیڈ سے نہیں پڑھاتے تھے۔ خاص طور پر انگلش پوئٹری کے ایسے اُستاد تھے کہ جھوم جھوم کر کلاس کے سامنے کلاس روم کے ایک کونے سے دوسرے تک چکر لگاتے۔ ایک ہال بیت الذکر کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اس کے اردگرد رہائش کے لئے کیوبیکل اور ڈارمیٹری بنی ہوئی تھیں جن میں طلباء اور پروفیسر صاحب رہتے تھے۔ بزرگوارم چوہدری محمد علی صاحب ہمارے ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ بڑی دلچسپ اور جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ بعد میں پرنسپل بھی رہے۔ ان دنوں تو ہماری نالائقیوں کے باعث ہم سے خاصے پریشان ہوتے تھے۔ بزرگوارم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ان کے اسسٹنٹ تھے۔ وہ ہم میں سے چوہدری صاحب کی نسبت زیادہ پریشان تھے کیونکہ ہماری براہ راست نگرانی وہ کرتے تھے اور پھر سپرنٹنڈنٹ صاحب کو رپورٹیں کرتے۔ حضرت میاں صاحب سے بھی ہماری شکایات ہوتیں جس کے نتیجہ میں ہمیں راہ فرار ہی اختیار کرتے بنی۔ بیالوجی کے غالباً ایک اُردو بولنے والے طرحدار جوان پروفیسر تھے۔ میں تو بیالوجی نہیں پڑھتا تھا لیکن پروفیسر صاحب چونکہ ہوسٹل میں ہی رہتے تھے اس لئے ان سے بھی ملاقات رہتی۔ پان کھاتے تھے اور کافی کے بھی شوقین تھے۔ ایک دفعہ مجھے ان کے اور چند احباب کے لئے چائے بنانی پڑی۔ دودھ بہت اچھا تھا۔ مجھے اتنا چائے بنانے کا تجربہ نہ تھا۔ دودھ مجھ سے جل گیا سو چائے میں کڑواہٹ سی پیدا ہو گئی جو کہ کچھ کچھ کافی سے ملتی جلتی تھی۔ پروفیسر صاحب پیتے وقت خاصے حیران تھے۔ کہ یہ کیسی کافی ہے اور مجھے ہنسی آتی جاتی تھی وہ شاید آخر تک حیران ہی رہے۔ بہرحال سب حاضرین نے ویسی ہی چائے پی لی۔

دینیات کے اُستاد بزرگوارم ارجمند خان صاحب تھے۔ بہت اچھی طرح محنت کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتے۔ چونکہ یونیورسٹی نے دینیات کا امتحان نہیں لینا تھا ہماری نالائقی کی خاطر توجہ نہیں ہوتی تھی۔ بڑے ہی نیک اور بھاری بھرکم شخصیت رکھتے تھے۔

وہی 1953/54ء کی لاہور میں آخری کلاس تھی۔ اس کے بعد کالج ربوہ منتقل ہو گیا تھا لیکن میں افغانستان جا چکا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان سب اساتذہ کو اجر عظیم سے نوازے اور جماعت کو علمی میدان میں نمایاں ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

جوانمردی سے مقابلہ

حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانوی رفیق حضرت مسیح موعود ایک زمانہ سے افیون اور حقہ کے عادی تھے موت سے پہلے قادیان ہی میں انہوں نے ان دونوں چیزوں کو ترک کر دیا اور ایسی جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ پھر ان کی طرف توجہ نہ کی۔ ان دیر سے لگے ہوئے نشہ کو یکدم چھوڑ دینے کی وجہ سے وہ بیمار ہوئے۔

(الحکم 7 ستمبر 1912ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10-اپریل 2014ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت 11 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

1۔مکرم منور احمد بھٹی صاحب

مکرم منور احمد بھٹی صاحب ابن مکرم قاضی مبارک احمد بھٹی صاحب مرحوم مانچسٹر مورخہ 7/اپریل 2014ء کو طویل علالت کے بعد 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے پڑپوتے اور حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے پوتے تھے۔ رحمت بازار ربوہ میں آپ کی دکان بھٹی کلاتھ ہاؤس کے نام سے وہاں کی ابتدائی دکانوں میں شمار ہوتی تھی۔ 1984ء میں فیملی سمیت ہجرت کر کے مانچسٹر آگئے۔ آپ صوم صلوٰۃ کے پابند، نظام جماعت کے اطاعت گزار، غریب پرور، ہر مالی تحریک میں حصہ لینے والے نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ کئی غرباء کی شادیاں کروانے کی توفیق بھی ملی۔ خلافت سے بہت اخلاص اور پیار کا تعلق تھا۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود سے بھی گہری وابستگی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔مکرم لطیف احمد صاحب

مکرم لطیف احمد صاحب ھیز۔ یوکے مورخہ 6/اپریل 2014ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ حضرت علی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (شہید امریکہ) کے بڑے بھائی تھے۔ بہت نیک صالح، صوم صلوٰۃ کے پابند اور مخلص انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کے دوران دوستوں کو قرآن کریم کا تحفہ دیا کرتے تھے۔ آپ کا گھر اکثر نماز سینٹر کے طور پر استعمال میں آتا اور جب تک صحت نے اجازت دی۔ نماز کے بعد درس قرآن کریم دیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم محمد سہیل قریشی صاحب صدر جماعت ھیز کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1۔مکرم ضیاء الحق صاحب

مکرم ضیاء الحق صاحب آف ڈھاکہ حال پاکستان مورخہ 17 فروری 2014ء کو 91 سال کی عمر میں اسلام آباد میں وفات پاگئے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں بیعت کی سعادت پائی۔ اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کے پہلے قائد مجلس کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، شفیق اور ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے پوتے مکرم عطاء القدوس عارف صاحب امسال جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہوکر بطور مربی سلسلہ میدان عمل میں جا رہے ہیں۔

2۔مکرمہ نصرت اعجاز صاحبہ

مکرمہ نصرت اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب مرحوم کراچی مورخہ 25 جنوری 2014ء کو طویل علالت کے بعد 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ نے 1977ء میں اپنے شوہر کی اچانک وفات کے بعد لمبا عرصہ بیوگی کا کاٹا اور خود ملازمت کر کے اپنے بچوں کی پڑھائی اور تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔ بہت صابرہ و شاکرہ، محنتی اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مبشر احمد اعجاز صاحب اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری وقف جدید اور نائب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع کراچی کی توفیق پا رہے ہیں۔

3۔مکرم رانا بشارت احمد صاحب

مکرم رانا بشارت احمد صاحب ابن حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب ربوہ مورخہ 31 مارچ 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ آپ نے 25 سال دفتر وصیت میں خدمت کی توفیق پائی۔ بے حد شفیق، نرم مزاج، ہر ایک سے حسن سلوک کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

4۔مکرم کرم الٰہی بھٹی صاحب

مکرم کرم الٰہی بھٹی صاحب سابق صدر جماعت تانی چک 524 گ ب ضلع شیخوپورہ مورخہ 7 ستمبر 2013ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور باغبانی کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اکثر آپ کو باغبانی کے بارہ میں مشورہ کے لئے یاد فرمایا کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ لمبا عرصہ تانی چک 524 گ ب ضلع شیخوپورہ کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احسان الٰہی عابد صاحب شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید میں کارکن کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم طارق احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید پھولپورہ ضلع تھرپارکر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ادیبہ طارق واقفہ نو نے مورخہ 17-اپریل 2014ء کو چھ سال دو ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 18-اپریل کو خاکسار نے اپنے گھر واقع محلّہ دارالصدر شمالی انوار میں تقریب آمین کا اہتمام کیا۔ محترم مبارک احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ امۃ النور صاحبہ کو ملی۔ جو مکرم مبشر احمد کھوکھر صاحب دارالصدر شمالی انوار کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر سراج احمد ملتانی صاحب شریف آباد ضلع حیدرآباد کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین قرآن کریم سے محبت کرنے والی، قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے مطابق عمل کرنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم ہود احمد ملک صاحب لیکچرر نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بہنوئی مکرم رضوان رشید چوہدری صاحب کینیڈا کا ایک پیچیدہ آپریشن متوقع ہے۔ اس سے قبل بھی آپریشن ہوا تھا۔ لیکن بیماری دوبارہ عود کر آئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم مرزا عامر محمود صاحب ولد مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش قادیان ولد مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب جو قادیان میں مقیم ہیں۔ آج کل مثانے کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ بہت زیادہ کمزوری ہوچکی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

۞ مکرم محمد ذکی خان صاحب مربی سلسلہ نصرت آباد تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 23 مارچ 2014ء کو بعد نماز مغرب و عشاء نصرت آباد میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم رضا لطیف صاحب معلم سلسلہ نصرت آباد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم منصور احمد صاحب نصرت آباد نے کی۔ جلسہ کی حاضری 43 تھی۔

مورخہ 21 مارچ 2014ء کو حلقہ جھڈو میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 8 تھی۔

مورخہ 23 مارچ 2014ء کو نفیس نگر میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمود احمد مغل صاحب، مکرم رانا عقیل صاحب، مکرم رانا جمیل صاحب، مکرم شاکر بلوچ صاحب اور مکرم ظہیر احمد خالد صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ کی حاضری 55 تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

لاٹھیانوالہ سکول کا اجراء

۞ خدا کے فضل و کرم سے 94 گ۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مورخہ 11-اپریل 2014ء کو نظارت تعلیم کے زیر اہتمام ناصر ایلیمنٹری سکول کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آ گیا ہے۔ 75 بچے فی الوقت داخل ہوئے ہیں، داخلہ جاری ہے اس کی پہلی پرنسپل ہونے کا اعزاز مکرمہ تہمینہ طارق صاحبہ کو ملا۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے ربن کاٹ کر دعا کروائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد نائب ناظر صاحب نے سکول کے اجراء کا مقصد اور تعلیم کی اہمیت بیان کی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ادارہ کامیابی کی منازل طے کرتا چلا جائے اور علم کا نور پھیلاتا چلا جائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے کے پروگرام

8مئی2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:15 am	کڈز ٹائم
2:55 am	خطبہ جمعہ 25جولائی2008ء
3:45 am	انتخاب سخن
4:20 am	انٹرسکول کوئیز
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	الترتیل
6:25 am	خطاب حضورانور برموقع جلسہ سالانہ
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
8:00 am	انٹرسکول کوئیز
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس
11:30 am	یسرناالقرآن
12:00 pm	حضورانور کا دورہ مشرق بعید
1:00 pm	جمہوریت سے انتہاپسندی تک
2:00 pm	ترجمۃالقرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:30 pm	یسرناالقرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ2مئی2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	حضرت مسیح ناصری کا اصل پیغام
8:30 pm	Maseer e Shahindgan
9:30 pm	ترجمۃالقرآن کلاس
10:35 pm	یسرناالقرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضورانور کا دورہ مغربی افریقہ

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مشینی پرندہ جرمنی سائنسدانوں نے اڑان بھرنے والا روبوٹ پرندہ تیار کیا ہے۔ جسے مختلف علاقوں کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سمارٹ برڈ روبوٹک پرندے کا وزن صرف 400 گرام ہے۔ اڑان بھرنے کیلئے الیکٹرک موٹر اور دو میٹر لمبے پروں میں دو معاون موٹریں بھی لگائی گئی ہیں۔ یہ مختلف طرز کا روبوٹ پرندے کی طرح نظر آتا ہے اور مختلف زاویوں پر مڑنے اور لینڈ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس9فروری2014ء)

نہار منہ پانی پینا صحت کیلئے مفید تازہ طبی تحقیق کے مطابق صبح نہار منہ پانی پینے سے بہت سی بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔ نہار منہ، پانی پینا معدہ کی بیماریوں سے بچنا اور غذائی اجزاء کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے اور بڑی آنت کو صاف کرتا ہے اور اس کے ساتھ خون کے نئے خلیات کی تخلیق اور پٹھوں کے خلیات میں بہتری اور وزن کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس16/اپریل2014)

خود کار چارجر امریکی الیکٹریشنز نے ایک ایسا چارجر تیار کیا ہے۔ جس کی مدد سے موبائل فون اور USB لگنے والی تمام ڈیوائس آسانی کے ساتھ چارج کی جاسکتی ہیں۔ یہ بغیر کسی پلگ کے چارج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بلکہ 12انچ کے سلنڈر میں فولڈ ہوجانے والا یہ ٹربائن بلیڈ کی مدد سے 15 وولٹ تک خودبخود بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس16/اپریل2014ء)

جنک فوڈ/ فاسٹ فوڈ صحت کے لئے مضر

امریکہ کی کیلیفورنیا یونیورسٹی کی ایک تازہ ترین تحقیق میں یہ انکشاف سامنے آیا ہے کہ فاسٹ یا جنک فوڈ کے جسم پر ہونے والے برے اثرات مسلسل برقرار رہتے ہیں چاہے آپ بعد میں جنک فوڈ ترک کرکے صحت بخش غذا کا ہی استعمال کیوں نہ کرنے لگیں۔ مطالعے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ جنک فوڈ کا استعمال جسمانی وزن بڑھاتا ہے جبکہ اس سے سستی و تھکاوٹ کا غلبہ رہتا ہے اور محققین کا کہنا ہے کہ کبھی کبھار فاسٹ فوڈ کا استعمال زیادہ خطرناک نہیں تاہم اس کو طویل عرصے تک اپنی خوراک کا حصہ بنانے کا عمل آپ کو سستی اور تھکاوٹ میں مبتلا کردے گا۔ جبکہ موٹاپے کے باعث اس سے مختلف طبی مسائل بھی بڑھ جائیں گے۔

(روزنامہ دنیا15/اپریل2014ء)

مختلف جانوروں کی رفتار ☆ خرگوش کے دوڑنے کی رفتار 35 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ ☆ زرافہ 32 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے۔ ☆ کینگرو کے دوڑنے کی رفتار 32 میل فی گھنٹہ ہے۔ ☆ بلی 30 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتی ہے۔ ☆ بھاری بھرکم ہاتھی کے دوڑنے کی رفتار 25 میل فی گھنٹہ ہے۔ ☆ گلہری کی رفتار 12 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

(روزنامہ دنیا15/اپریل2014ء)

دہی کی افادیت بلغاریہ کے لوگوں کی طبعی عمر دیگر ممالک سے زیادہ ہونے کے سلسلہ میں کی جانے والی تحقیق میں علم ہوا ہے کہ بلغاریہ کے باشندے دہی کا استعمال بہت زیادہ کرتے ہیں۔ فرانسیسی ماہر جرثومیات کا کہنا ہے کہ دہی کے استعمال سے نہ صرف انسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ بلکہ طویل عمر بھی پاتا ہے۔ یہ آسانی کے ساتھ ہضم اور آنتوں کے نظام پر بھی خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ نیز ہائی بلڈ پریشر بہت حد تک کنٹرول اور فشار خون کا بلند ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ وزن کم کرنے میں مدومددگار ہے، کیونکہ اس میں حراروں (کیلوریز) کی تعداد بہت کم ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس22/اپریل2014ء)

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

ربوہ میں طلوع وغروب 28/اپریل

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:48

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28/اپریل2014ء

2:00 am	خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ25/اپریل2014ء
4:05 am	سوال وجواب
6:05 am	گلشن وقف نو، ناصرات الاحمدیہ، لجنہ اماءاللہ
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ25/اپریل2014ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضورانور کا دورہ مشرق بعید2013ء
4:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان2013ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ18جولائی2008ء
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان2013ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضورانور کا دورہ مشرق بعید

زوجام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

Android Developer Required
Skylite Communications Rabwah office is in search of a talented & experienced Android Developer.
Requirements:
- Master or Bachelor Degree in Computer Sciences.
- Minimum of 1 Year Experience in apps Developemnt
- Strong OOP concept
- Strong command on Visual Basic, C#, Java, ASP.net, JavaScript, C++, XML
For further information contact us at 047-6215742 or send your CVs at Jobs@skylite.com
Address: Skylite Communications, 4/14, 2nd Floor Bank Al-Falah, Gole Bazar, Rabwah, Distt. Chiniot

FR-10

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact # 0302-7681425 & 047-6211298